السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ قرآن شریف میں جو یہ آیت ہے۔

ان الحسنات يذہبن السيئات

اس کے معنی قرآن میں یہ لکھے ہیں کہ نیکیاں لے جاتی ہیں۔ برائیوں کو۔ اگر کوئی اس کے معنی یوں کہے کہ برائیاں لے جاتی ہیں۔ نیکیوں کو پس وہ شخص کسی فریق اور کس مذہب کا ہے۔ اور کس دلیل سے معنی کی مخالفت کرتا ہے۔ اس کا جواب بیان کریں۔ اللہ تعالیٰ اجر دے گا۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بالاتفاق مفسرین اس آیت کے یہی معنی ہیں۔ کہ نیکیاں لے جاتی ہیں۔ برائیوں کو اور شان نزول سے اور عربیت کے قاعدے سے بھی اس آیت کا یہی معنی متعین ہے۔ اس آیت کے معنی جو شخص یہ کہے کہ برائیاں لے جاتی ہیں۔ نیکیوں کو وہ بالکل جائل او۔ نالائق ہے کیونکہ جو شخص زرا بھی عربیت سے واقف ہوگا۔ او وہ ہر گز اس آیت کے معنی یہ نہیں کہے گا۔ اور اس کو صاف غلط سمجھے گا۔ جو شخص اس آیت کے یہ معنی کہتا ہے۔ کہ برائیاں لے جاتی ہیں۔ نیکیوں کو اگر یہی اس کا عقیدہ ہے۔ کہ برائیوں سے نیکیاں جاتی رہتی ہیں۔ تو ایسا عقیدہ ایک شاخ مذہب خوارج کی ہے۔ کیونکہ ان کا یہ مذہب ہے۔ کہ معاصی سے مسلمان کافر ہوجاتا ہے۔ چنانچہ فتح الباری میں ہے۔

الخوارج 1 يكفرون بالمعاصي انتهى واللہ تعالیٰ اعلم

(سید محمد نزیر حسین)

1۔ خوارج گناہوں کے مرتکب کی تکفیر کرتے ہیں۔

ہوالموفق

جواب صحیح ہے۔ بے شک آیت مذکورہ کے یہی معنی ہیں۔ کہ نیکیاں لے جاتی ہیں برائیوں کو۔ یعنی نیکیاں برائیوں کی کفارہ ہوجاتی ہیں۔ اور نیکیوں کی وجہ سے گناہ مٹائے جاتے ہیں۔ مگرہاں یہ یاد رکھنا چاہیے۔ کہ نیکیاں اسی حالت میں گناہوں کا کفارہ ہوں گی۔ جب کہ کبیرہ گناہوں سے اجتناب کیا جاوے گا۔ اور اگر کبیرہ گناہوں سے اجتناب نہیں کیا جائے گا۔ تو نیکیاں برائیوں کی کفارہ نہیں ہوں گی۔

مرجیہ نے اللہ تعالیٰ کے قول۔

قرآن کے ظاہر الفاظ سے تمسک کرتے ہوئے کہا ہے۔ کہ نیکیاں ہر گناہ کا کفارہ بن جاتی ہیں۔ خواہ گناہ کبیرہ ہوں یا صغیرہ اور جمہور نے اس مطلق آیت کو صحیح حدیث سے مقید کیا ہے۔ کہ نماز دوسری نماز تک کے گناہوں کا کفارہ ہے۔ جب تک کہ آدمی کبیرہ گناہوں سے پرہیز کرے۔ اور اگر اجتناب نہ کرے۔ تو پھر صغیرہ کا کفارہ بھی نہیں بنتیں۔ اور دوسرا گروہ کہتا ہے۔ کہ صغیرہ بحر حال معاف ہوجاتے ہیں۔ کبیرہ گناہ معاف نہیں ہوتے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 12 ص 160-163

محدث فتویٰ